

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 مَاشِخُ الْهَادِي إِلَى سُبُلِ الْفَلَاحِ

سید محمد علی شاہ قادیانی
 مولانا محمد علی شاہ قادیانی
 مولانا محمد علی شاہ قادیانی

عَلَمُ الْأَعْيَانِ

مَدَنِي تَلْفِظًا

سید محبوب علی شاہ قادیانی

ناشرین
 پروفیسر سید محمد شاہ و صاحب قادیانی، حکیم برحق حضرت سید قادیانی
 شعبہ نشر و اشاعت
 انجمن فیضانِ غوثیت (جی بیو ایچ پی) بہارہ، دہلی (پاکستان)
 044-434300 (5)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یا سید محمد بن حنفیہ

سند قبولیت بیعت

یا اللہ زویل تو گواہ ہو کہ

میں نے تیری طلب اطاعت اور تیری واپسی پہچان کی ہے تیرے ہاتھ
 پر سلسلہ قادریہ غوثیہ بانوا میں بیعت کی اور اس فقیر نے
 تیرے حکم اور تیرے مقبول بندوں کے دستور کے موافق قبول
 کیا کوئی کوئی غلطی نہ کر کہ اس بیعت میں بہت رضوان کی سی برکت
 ہو اور بیعت کرنے والا اس بیعت کی تمام تعلیمات یقین پر عمل کر
 کے اپنے مقصود کو پہنچے۔

آمین بحمت رحمت اللعالمین

یا اللہ تیرا فقیر بندہ

تعلیم

محققین بیعت ہونے کا اصل قیاس ہے کہ مریض نے شیخ مقداد سے سلسلہ وار چھ دن
 میں کی نسبت حاصل کر کے بعد ازاں ان میں سے کسی ایک کو قبول کر کے اپنی تعلیمات
 حاصل کر کے اور ان میں سے کسی ایک کو قبول کر کے اپنی تعلیمات حاصل کر کے

عین الاعیان

یہ وہ راستہ ہے جس میں ذکر و فکر غالب ہو کر انانیت و عدم ہو کر ظاہر
 و باطنی آمیزہ ایک ہو جاتی ہے عین الاعیان کے طالب کو چاہیے کہ شریعت
 کا پابند ہو کر مکمل طہارت سے شب و روز کو سورہ اخلاص پچیس مرتبہ
 یا تسمیہ تلاوت کرے۔ بعد ازاں ذکر و جلالت یعنی اسم ذات یا اللہ کہ
 پانچ ہزار چھ سو اکیس مرتبہ پڑھے۔

اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ ورد شریف پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ

وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ مَا شَاءَ اللَّهُ پڑھے۔

اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ ورد شریف پڑھے۔

اللَّهُمَّ يَا رَبِّ يَجَارِدُ سَيِّدَنَا مُحَمَّدٌ بَيْنَ عَيْنَيْكَ يَا رَبِّ

اجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَيْنَ عَيْنَيْكَ يَا رَبِّ

فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اور خاموشی سے سو سو کو فرشتہ آ کر حال دل سے خبردار کرے گا

اگر ہر شب جمعہ کو ہمیشہ پڑھے تو منجملہ صالحین کے ہو جائیگا۔

علم الایمان کا طریقہ

اگر تمہاری کونایا چاہتا ہے تو غفلت صوفی کی طرح کمرہ خالی
یا کمرہ بند نہ کی کسی جگہ سے نہ جانے داخل اندھیرا میں بیٹھ کر رو
بقیہ ہو اور حرام اور بے وقوف کے ہاتھ کا پکا ہوا نہ کھانے آنکھیں
بند کر کے اسم ذات طامع کلمات یا اللہ کو چار ہزار چار سو (۴۰۰۰) مرتبہ پڑھے اور باقی کل سورہ انفصاں درود شریف ماشاء اللہ
پرستو اسی تھوڑے سے پڑھے اور خیال کو بچتے کر کے دل کی زبان
سے ہر وقت اللہ اللہ کا آواز مستا رہے اور سکون کے ساتھ
سمجھ ہو کہ دل ہر وقت اللہ اللہ کر رہا ہے یہاں تک کہ نفس کا
وجہ باقی نہ رہے اور عالمیں کے ہر ذرہ ذرہ کا باطن اور ہر حرکت و
سکون میں سوائے خدا کے کسی کو نہ دیکھے اس حال میں تیس دن
پورے نہ ہوں گے کہ اس کے دل کے آگے سامنے سے ایک دریچہ
کھل جائے گا چنانچہ دل پر سے کرے اس وقت انسان کی دہری
باطنی آنکھ بھی کھل جاتی ہے اور اس دریچہ میں سے یہ وہ کچھ دیکھے گا
جو خواب میں دکھائی دیتی ہیں اور روح انبیاء و ملائکہ اور دیگر عمدہ
عمدہ صوفیوں اس کے سامنے آئیں گی، شیخ آسمان و زمین منکشف

ہوں گی۔ آگے والا واقعہ آپ کے سامنے ہو گا ہر سوال کا جواب آنکھیں
بند کر کے سے سکتے ہیں نوکوں کی ضمیر کا علم آپ کو توڑا ہو جائے گا
گویا آپ پر القاء نہیں ہوتا رہے گا اور آپ فی الواقع اللہ والے چلیں
گئے اور جب ذکر و فکر اسم ذات اللہ کے تصرف خیال کا غلبہ ہو گا اس
وقت اسم اللہ کی روحانیت کا ایک موکل جو چھیا سٹھ مصلوں کے مصلوں
کا سردار ہے اس کا نام کھیا نیل ہے جس کا انسان کا پتا ہو لحاظ ہو گا
اس وقت ذکر و تسمیہ میں جا کر یا اللہ پانچ سو اکیس مرتبہ
پڑھے پھر آیل دو مرتبہ آتوھم دو مرتبہ پڑھ کر بیٹھ کر آنکھیں
کھولے موکل نظر آئے گا اور کہے گا اے بندہ خدا کے تیری دعا
اللہ نے قبول کی۔ اور توحید و یگانگی کے غلبات کی قبولیت کا
خلاصہ تجھ کو پہنچا کر ولایت کے مرتبہ پر پہنچا کر ایدل کے درجہ پر فائز کر
کے دنیا کی کبھی تجھ کو دیگر مقام بلند اور برتر کا کشف اور اس ذات
واحد کے نور توحید کا ایسا جلوہ ہوتا ہے کہ تمام عالم کائنات نور کا دیار
اور اپنا جسم سر سے پاؤں تک نور ہی نور نظر آتا ہے کائنات عالم کی
کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ امانیت دور ہو کر ظاہری باطنی آنکھ
ایک ہو کر علم الایمان ہو جاتی ہے نہ آنکھیں بند نہ مراقبہ وغیرہ کچھ
بند کیے ہوئے کائنات عالم کا سارا منظر بعینہ اعلیٰ حالت میں وارد

دورانِ حیات میں جس قدر دیر ہو کر مرنے والوں کو حسی حالت میں
دیکھ لیتا ہے۔ پھر پھر میں جہاں میں دیر کا عمل کیوں نہ ہو جس کو
آواز ہی ہے اس لیتا ہے اور جو وہ جواب دے صاف سنائی دیتا
ہوتا ہے اور ایک بڑے بڑے دوسرے بڑے بڑے علم کے ہر شہر ہر گھر میں
قریب ہی کی۔ وہ کو لمحہ بھر میں پہنچنے کی قوت خیال روحانی حاصل ہو
جاتی ہے۔

صاحبانِ کمال لوگ اور ولی اللہ روحانی قوت ارادہ کے خیال
کے ذریعہ عالم دنیا کی ہر جگہ کی سیر کرتے ہیں اور مدینہ منورہ اور مکہ
مکرمہ پہنچ کر نماز ظہر و عصر ادا کرتے ہیں حالانکہ انکا مادی جسم ان
کے گھر میں موجود ہوتا ہے مگر مثالی جسم کے ذریعے یقیناً پہنچ جاتے
ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دورانِ خطبہ آواز دی "یا ساریۃ الجبل"
ساریہ نے آواز سن کر فوراً پہاڑ پر چڑھ کر دیکھا تو دشمن حملہ کرنے کو
تیار ہے یہ کیا تھا، وہی روح کی نوری قوت خیال کی آواز جو لمحہ میں
ساریہ کو پہنچ گئی۔

یہی وہ شخص ہیں جو فنا کے ساتھ مرکب بھر دجا، معیت
میں زندہ ہیں اور نور کے مغوش میں عالمین کی سیر کرتے ہیں اور
یہی لوگ رجال الغیب میں قمر کیے جاتے ہیں انسان میں کمالیت

کا یہی آخری مرتبہ ہے۔ جب صفات ہاں گئے تو بظاہر صورت انسان
ہے مگر صفات و شیبوں ذات حق کے ہے مولانا رام پوروی فرماتے ہیں
۱۰ اولیاء اللہ اللہ اولیاء۔ - پیچ فراتے در میاں بنو دروا
یہ ہے اصل فقیہی جو ہر زمانہ کے گوڑی پوش فقراء اور عوامِ فدا کرام
میں رائج ہے ہم نے جو فقراء اسرار سلوک معرفت ظاہر کر کے اصل
راستہ واضح کر دیا ہے

حدیث قدسی میں وارد ہے کہ دل ہی دیدار الہی کا خاص محل ہے
قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ عُرْشُ اللَّهِ تَعَالٰی۔
۱۰ دل جسے کہتے ہیں بتلاؤ یہ گھر کس کا ہے۔
رات دن شام و سحر اس میں گزر کس کا ہے۔
یوں تو سب کہتے ہیں یہ خانہ خدا ہے بیشک
کیوں نہیں کہتے خدا ہم میں ہے ڈر کس کا ہے

اس پر عمل کرو باقی جہاں چاہے تصرف کرو یہ ہے اصل فقیہی
جو ہر زمانہ کے خرقہ گوڑی پوش فقراء اور اولیاء کرام میں جاری ہے
معرفت ہی قرب الہی کا خزانہ ہے۔ اپنی جان پر وہ شخص روئے گا
جس کی عمر ضائع ہوئی ہے استہاسرت اور افسوس ہے اس شخص پر
جو اپنے زمانہ کے رفیقوں سے پیچھے رہ گیا اللہ کے ہاں اس کا

نقصان تھا ہے اس مقررین سے اس کا نام مل گیا۔ اس بات کو سمجھ کر ہدایت پانچا کے حصول معرفت کے علاوہ ہر قسم کے ورود و خلافت اور مل و طبع و سب فروغی علم میں معرفت کے بغیر خدا نہیں ملتا اور معرفت حاصل کرنے کا اصل معن الاطیان طریقہ جو روئے اول سے تمام کفر و موقیہ اور اولیاء میں چھوڑا ہے یہی ہے۔

روح اعظم

جاننا چاہیے کہ روح اعظم وہ مطلق ہے جو ہر قید اور ہر حد اور ہر صورت سے بے نیاز ہے۔ لیکن اس نے صورت میں جلوہ گری کی لیکن پھر بھی اس کی شان وہ ہی ہے اور ہر آن وہ نئی شان میں ہے اور جس کو ہم کہتے ہیں روح، نفس، جان، خیال، سانس یہ بالکل صریح ایک روح اعظم کے نام ہیں اور ذات الہی کی صورت میں ان تمام موجودات کی جس قدر کمئیں اور ہر دور میں نظر آتی ہیں جو سب کچھ اللہ کی صفات و تجلیات کے جلوے ہیں اور ذات الہی

کے پر توڑنا اور وہ بیکار ہے نہ اس کا باپ ہے نہ بیٹا اور واحد اور احد وجود ہے اور آگاہ ہر حیات انسانی کا دار و مدار سانس پر ہے اور روحانی سانس کا نام ہی زندگی ہے اور سانس کے بند ہونے کا نام موت ہے۔ جب سے انسان خلق ہوا اسی وقت سے روح انسان کے ساتھ ساتھ ہے اور انسان میں ہے۔ روح کوئی فرضی چیز نہیں ہے۔ روح خاص اصیلت اور اہمیت رکھتی ہے اور کوئی علم مینا نہیں جو روح یعنی نفس میں سمویا ہوا نہ ہو اور قدرت الہی کی فیاضی دیکھتے جہاں روح نفس تمام علوم و نظامی و بالنی کا مترج و مدرس ہے۔ ہاں آسان بھی اس قدر ہے کہ کسی علم کی تحصیل قلم کی ضرورت ہی نہیں ہے صرف عمل کی ضرورت ہے اور وہ عمل بھی ہے یعنی ایمان ہی وہ عمل اور طریقہ ہے۔

اس عظیم طریقہ اور رستہ پر چلنے والے لوگ ہی فقیر کامل و کم اور صوفی صادق ہیں اور اہل فنا ہیں ان فقراء ربانی سے شرع شریف کے ظاہر کے خلاف کوئی قول یا فعل نظر آئے تو اہل ظواہر کو اس کا انکار اور تحقیر مناسب نہیں کیونکہ یہ لوگ سوختہ آتش عشق و محبت اور یونانی بحر فنا ہوتے ہیں عاشق غلبہ عشق و محبت میں ادب کا پابن نہیں رہتا۔ اہل فنا چھوٹے عموماً دی سے گزر جاتے ہیں اس لیے کہ

محمد مصطفیٰ اور مرفوعہ القلم ہیں۔ ایسے لوگوں کو برا کہنے والا حکم خدا
اور رسول مولا علی سے انحراف کرتا ہے اور خود گنہگار ہوتا
ہے۔ لعنہ اللہ علیہما۔

حج - دیدار بیت کعبہ ہے

ہر قوم ہر جماعت اور تمام مذہب اپنی یکسوئی اور اجتماعات
کے لیے ایک مرکز مقرر کر لیتے ہیں تاکہ وہ ایک مخصوص وقت میں وہاں
آگئے ہوں تاکہ ایک دوسرے کے حالات و تجربات سے آگاہ ہوں
کوٹاہیوں کا تدارک کریں اور اچھائیوں کے لیے تنگ دو کریں۔ اور
اجتماعی سوچ اور فکر کی قوت کو برے کار لا کر اجتماعی قوی ترقی کو
فریغ دیں اور ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ ہو کر خوش حال
مطمئن و قانواں باوقار عدل مساوات کے علم بردار معاشرے کو
پیداں پیرھا کر فرد کی صلاحیتوں کو بھرپور اور بہترین انداز میں اجاگر
کر سنا اور انتہائی شدت اور جہد کی ساتھ قبول کرنے کے لیے
ضروری ہے کہ ان اجتماعات اس مقام کو اللہ کا گھر سمجھیں اور
انہیں انہیں اس عظمت کو دل کی گہرائیوں میں محسوس کرتے ہوئے

اسی کی طرف رجحان کر لیں اور یہ انداز ایک حد تک غلبہ ہے لیکن
بات اصل یہ ہے کہ اللہ کسی گھر میں مقید نہیں ہے اللہ ہر
حرکت و سکنا میں حاضر بغیر غیب و وجود اور کار فرما ہے۔
بس یاد رکھو! اپنے نماز دل کو ہر وقت اس سے آباد
دیکھنا اور دل کی خواہشات نفسانی سے پاک صاف کر کے خاص
خانہ خدا بنانا حج اکبر کہلاتا ہے۔

دل بدست آور کر حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
حدیث قدسی میں وارد ہے کہ دل ہی دیدار الہی کا خاص محل

ہے۔
قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى
دل جسے کہتے ہیں بتاؤ یہ گھر کس کا ہے
رات دن شام و سحر اسیں گزر کس کا ہے
یوں تو سب کہتے ہیں یہ خانہ خدا ہے بیشک
کیوں نہیں کہتے خدا ہم میں ہے کس کا ہے

اور یہ حج اکبر علیہ السلام کے طریقہ پر چلنے والوں کو ہی
نصیب ہوتا ہے۔

مکمل جہارت سے پہلے حاجت پوری ہو جاتی ہے

مکمل جہارت سے پہلے حاجت پوری ہو جاتی ہے اور کسی اور کامل نہیں کے ساتھ ہر رکعت نماز حاجت ۱۰۰ بار سے پہلے رکعت میں الحمد کے بعد یہ آیت پڑھے۔ ہر روز مرتبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمَلَائِكَةِ
مَلِكُ الْمَلَائِكَةِ مَنْ تَشَاءُ وَمَتَنُ الْمَلَائِكَةِ وَمَنْ
تَشَاءُ وَتَعْدُ مَنْ تَشَاءُ وَتَعْدُ مَنْ تَشَاءُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمَلَائِكَةِ
مَلِكُ الْمَلَائِكَةِ مَنْ تَشَاءُ وَمَتَنُ الْمَلَائِكَةِ وَمَنْ
تَشَاءُ وَتَعْدُ مَنْ تَشَاءُ وَتَعْدُ مَنْ تَشَاءُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمَلَائِكَةِ
مَلِكُ الْمَلَائِكَةِ مَنْ تَشَاءُ وَمَتَنُ الْمَلَائِكَةِ وَمَنْ
تَشَاءُ وَتَعْدُ مَنْ تَشَاءُ وَتَعْدُ مَنْ تَشَاءُ

دوسری رکعت میں الحمد کے سورہ کوثر پندہ مرتبہ تیسری
رکعت میں سورہ کافرون پندہ مرتبہ چوتھی رکعت قل هو اللہ احد
پندہ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام نہایت عاجزی سے یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالْبَنِينَ الْأَكْمَامِ وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِمُ وَتَسَلِّمْ لَكَ اللَّهُ إِلَهَ آتَمَتْ لَسْجَانُكَ
إِلَى كَلَمَتِكَ مِنْ عَطَا لِعِلْمِكَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَالْعَمَّ
أَلَوْ كَلِيلُ رَبِّهِ آتَمَتْ سَيِّدِي الْعَطَا أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
وَأَقْرَبُ مَرَدِّهِ إِلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ بَعْضُ بَعْضٍ بِالْعِبَادِ
يَا مَنْ وَكَّرَهُ شَرُّكَ لِلدَّاهِلِينَ يَا مَنْ طَاعَتُهُ
تَجَاءُ لِلْمُطِيعِينَ يَا مَنْ رَأْفَتُهُ مَنَحَاءُ
لِلْعَالَمِينَ يَا مَنْ طَاعَتُهُ تَجَاءُ لِلْمُطِيعِينَ
وَيَا مَنْ رَأْفَتُهُ مَنَحَاءُ لِلْعَالَمِينَ يَا مَنْ
لَا تَخْصِي عَلَى شَيْءٍ الْمَعْسُومِينَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى الْفَاءُ
عَلَى رَسُولِ خَلْقِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِهِ وَأَصْحَابِهِمُ وَأَوْلِيَاءِ أَمْتِهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

امام بخاری نے فرماتے ہیں کہ جس نے یہ نماز پڑھی اس
نے جو چاہا خدا سے پالیا اور جسے چاہا اسے پہلے اس
کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

مردک طریقت کو جب بھی کوئی مشعل یا نور تپش
آنے لگا دھا کو بھڑت پڑے فوراً قبول ہو کر مطلوبہ حاجت
پہنچا ہوگی۔ اللہ! اللہ تبارک!

يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا وَاحِدُ
يَا جَوَادُ أَنْفَحْنَا مِنْكَ
بِنَفْحَةٍ خَيْرٍ إِنَّكَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

محرر بکری

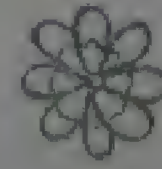
اعوذ بالله من شيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم
 اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ لِقَاءَكَ لِاَنْتَ خَلَقْتَ عَلَيَّمٌ وَلَا هُمْ يَخْتَرُونَ
 الَّذِيْنَ اَمْتَدَدْتَ عَلَيْهِ السَّيْرَةَ ۝ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ

یا اے اے کون ایسی بات تیرا دھم
 فیض کی بات سے حال دیوں پر رحم
 کچھ کو اپنی کبریا کی کسم سے تیار
 کچھ کو دیتا ہوں تیرے جو روح کا واسطہ
 تیرے رحمت کے شعلے میں کھائی نہیں
 میں کہوں کہ واسطہ کس سے شش پہلے
 حد تو مجھ کو جس عرف نور اللہ کا ملولی
 مرشد قل ہو اللہ صلی علی کے فیض
 واسطہ شاہ کما ہے تم شاہ اونی حقین
 ادنیٰ حسین شاہ اعلیٰ کما ہی قائم کدین
 خواجہ خندان سیف الدین امیر اکشاہ
 جسے جو روح اللہ علی عین اللہ شاہ
 یوسف ابو الحسن علی اور ابو الفرح
 حضرت خلیفہ بغدادی ترقی علی عرفان بقر
 پر کامل حبیب بھی شناسا ہے مترحم
 والد حسن حسین نورج تہل حضرت علی
 واسطہ سید نقیین کوئی کمال جو سے
 میر دل رکھنے کا فائدہ کر دہم ذات

و کتبت علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام
 و کتبت علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام
 و کتبت علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام
 و کتبت علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام

التجاء بدرگاه خدا

که بلند کردی این ناموں کی چادر دعا
 میں اول رکعت اٹھاؤ کرید کریم ذات
 تینوں سے دور بادائے عذاب و غی و غول
 اے خدا تم کو حق کی عظمت سے بجا
 جس کے سر دشمن کو مجھ پر اے خدا ارحم رزاق
 یا الہی کار شیطانی سے مجھ کو دور رکھ
 قبر میں آرام مجھ کو ابتدا سے ہو عطا
 اے خدا حضرت محمد مصطفیٰ کی واسطے



کتبت
 محمد و آلیہ و سلم
 و علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام